Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

خطبہ نمبر ۴۱

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳	۵ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۵ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت حضور نماز مغرب سے عشاء تک مجلس میں رونق افروز ہو کر ارشادات فرماتے رہے۔

- حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

- صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخار ہے۔ انکی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

- قادیان میں کالرہ (ہیضہ) کے کچھ کیس ہوئے ہیں۔ اس لئے حفظ ما تقدم کے طور پر نور ہسپتال میں ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ دو تین دن میں کثیر تعداد کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

- مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر حیدر آباد (سندھ) سے اور مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب عمر معہ اہلیہ صاحبہ دہلی سے تشریف لائے۔

- افسوس بابا محمد دین صاحب متوطن کوٹ بھائی خان ضلع شاہ پور جو عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار تھے۔ پرسوں رات بعمر قریباً ساٹھ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل عصر کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بچوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا سے

خطبہ جمعہ

بچوں کی تعلیم کے متعلق ماں باپ اور استادوں کے فرائض

ہر احمدی جماعت پانچ سال سے بیس سال تک کی عمر کے لڑکوں کی فہرستیں جلد بھیجے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء

مرتبہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ آج پھر میری کمر درد میں زیادتی ہوگئی ہے۔ اور میں زیادہ دیر تک کھڑا نہیں ہو سکتا اس لئے میں آج نئے موضوع کو شروع کرنے کی بجائے گذشتہ خطبہ جمعہ میں جو میں نے **تعلیم کے متعلق** جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ اس کے متعلق مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ تعلیم بہت حد تک اخلاق کی درستی کا بھی موجب ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہ ہیں۔ جن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ **جو طالب علم صحیح طور پر اپنی تعلیم کی طرف متوجہ ہو** اس کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ آوارہ گردی کرسکے۔ اسے مدرسے آنے جانے اور مدرسہ میں پڑھنے کے لئے کم از کم ساڑھے چھ سات گھنٹہ کی ضرورت ہوتی ہے سکول جانے سے پہلے تقریباً آدھا گھنٹہ اسے ناشتہ کرنے کتابیں سنبھالنے اور سکول پہنچنے میں لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سکول سے گھر واپس آنے تک بھی آدھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اور اگر پانچ گھنٹے سکول کی پڑھائی کا وقت سمجھا جائے۔ تو چھ گھنٹے کے قریب اس طرح لگ جاتے ہیں اگر گھر دور ہو تو سات گھنٹے لگ جائیں گے۔ اگر طالب علم دیانتداری سے اپنا سکول کا کام کریں۔ اور والدین ان کی نگرانی کریں۔ تو کم از کم تین گھنٹے گھر پر سٹڈی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ سات اور تین دس گھنٹے ہوئے۔ اگر

اگر ماں باپ اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ ان کا لڑکا **مسجد میں باجماعت نماز کے لئے** جاتا ہے یا نہیں۔ اور میرے نزدیک اس بات کا خیال نہ رکھنا ایمان کی کمی کی علامت ہے تو پانچوں نمازوں کے لئے اسے دو گھنٹہ وقت کی ضرورت ہے۔ پھر اگر سکول والوں نے اس کی ورزش کے لئے کھیل کا کوئی انتظام کیا ہے۔ اور کھیل میں اس کا شامل ہونا ضروری رکھا ہے۔ تو دو گھنٹے اسے کھیل کے میدان میں آنے جانے اور کھیلنے میں لگ جائیں گے یہ کل چودہ گھنٹے ہوئے۔ اور **بچوں کی صحت** کے لحاظ سے ان کے لئے سات گھنٹے کی نیند ضروری ہوتی ہے۔ اگر زیادہ سوئیں تو آٹھ گھنٹے کافی ہوتے ہیں۔ اور آدھ گھنٹہ نیند آنے تک اور آدھ گھنٹہ نیند سے بیدار ہونے اور کسی دوسرے کام کو شروع کرنے تک سمجھا جائے۔ اور نیند کے لئے بجائے سات کے آٹھ گھنٹے سمجھ لئے جائیں۔ تو آٹھ اور ایک یہ نو گھنٹے ہوگئے۔ اور چودہ اور نو کل تیئیس گھنٹے ہو گئے۔ باقی ایک گھنٹہ کھانے پینے پیشاب پاخانہ اور دوسری حاجات کے لئے رہ جاتا ہے۔ درحقیقت اس سے بھی زیادہ وقت ان حوائج پر لگ جاتا ہے۔ پس **طالب علموں کی زندگی کا یہ چوبیس گھنٹے کا پروگرام** ہے۔ اگر بچوں کا اس رنگ میں پروگرام ہو۔ تو ناممکن بات ہے۔ کہ انہیں آوارہ گردی کے لئے وقت مل سکے۔ اور اگر والدین انہیں اس پروگرام پر عمل کرائیں گے۔ تو انہیں سب کام بھی وقت پر سرانجام دینے کی عادت ہو جائے گی۔ اگر ایک طالب علم محنت سے کام کرے۔ اور اپنے **وقت کی قدر** کرے۔ اور والدین اس کی نگرانی کا خیال رکھیں تو وہ دس سال میں میٹرک اور چودہ سال میں بی۔اے پاس کر سکتا ہے۔ اور اگر دینیات کی تعلیم حاصل کرے۔ تو آٹھ سال پہلے مڈل پاس کرنے تک اور آٹھ سال جامعہ میں یعنی کل سولہ سال میں دینیات کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ گو تمام طالب علم دس سال میں میٹرک اور چودہ سال میں بی۔اے پاس نہیں کر سکتے۔ ان میں کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں۔ بعض طالب علم تو پورے طور پر پڑھائی میں دل نہ لگانے کی وجہ سے اور تعلیم کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے فیل ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی **دماغی قوت اچھی نہیں ہوتی** اور ان کا حافظہ کام نہیں کرتا۔ باوجود یاد کرنے کے انہیں یاد نہیں ہوتا۔ میں نے اس کے متعلق کئی دفعہ یہ واقعہ سنایا ہے۔ کہ ہمارے ہاں ایک نوکرانی تھی۔ جس کا حافظہ بہت کمزور تھا۔ اسے جب کبھی قرآن مجید پڑھنے کے لئے کہا جاتا تو وہ یہ کہہ دیتی۔ کیا کروں کوشش تو کرتی ہوں۔ لیکن میرا حافظہ اچھا نہیں۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اس لئے یں پڑھ نہیں سکتی۔ اس کے حافظ کی یہ حالت تھی۔ کہ صبح کو وہ ایک آیت یاد کرنے لگتی۔ اور شام تک اسی ایک آیت کو یاد کرتی رہتی۔ اتفاق سے اس کی شادی بھی ایک ایسے شخص سے ہوئی جو ملا تھے اور انہیں دین کا شوق تھا۔ وہ صبح کے وقت اپنے خاوند سے ایک آیت پڑھ لیتی اور سارا دن اسے یاد کرتی رہتی۔ ایک دن وہ عصر کے وقت مصالح پیستی جا رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ اپنا سبق بھی دوہراتی جا رہی تھی اور وہ سبق یہ تھا۔ جا بھانو آ بھیناں۔ جا بھانوں آ بھیناں۔ کسی نے پوچھا۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ تو اس نے جواب دیا میں قرآن مجید یاد کر رہی ہوں۔ جب اسے کہا گیا کہ یہ تو قرآن مجید کی آیت نہیں ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ انہوں نے تو مجھے یہی پڑھایا۔ اس کی مراد اپنے خاوند سے تھی۔ کہ اس نے مجھے یہی سبق دیا ہے۔ آخر ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا سبق یُعَلِّمُهُ مَا بَيْنَ تھا۔ جو صبح سے بگڑتے بگڑتے شام تک جا بھانو آ بھیناں بن گیا۔ تو بعض طالب علم کمزور حافظے والے بھی ہوتے ہیں۔ جو طالب علم ایسے ہوں گے وہ دس کی بجائے گیارہ یا بارہ سال میں میٹرک کریں گے۔ لیکن جو اچھے حافظے والے ہیں۔ وہ

دس سال میں میٹرک اور چودہ سال میں بی۔ اے

کر لیتے ہیں۔ اور بچے عام طور پر عمر کے پانچویں یا چھٹے سال سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے طالب علم میٹرک پندرہ سولہ سال کی عمر میں اور بی۔ اے انیس بیس سال کی عمر میں اور دینیات کا علم بیس اکیس سال کی عمر میں حاصل کر لیتے ہیں۔ اور بچوں کا بیس سال تک کا زمانہ ہی آوارہ گردی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس پروگرام پر جو میں نے بیان کیا ہے۔ عمل کیا جاسکے تو

طالب علموں پر آوارہ گردی کا زمانہ

آ ہی نہیں سکتا۔ طالب علم کے سب فرائض کا خیال رکھا جائے اور والدین حتی الامکان اس کے فرائض پورے کرانے کی کوشش کریں اور مدرسین صرف اسی بات کا خیال نہ رکھیں کہ طالب علم اپنی کتابیں لے کر آیا ہے یا نہیں۔ بلکہ اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ طالب علم وقت پر ورزش کے میدان میں آتا ہے۔ یا نہیں۔ وہ سکول سے جا کر گھر پر سٹڈی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اور اگلے سبق کا مطالعہ کر کے لاتا ہے یا نہیں۔ اصل میں

بعض استاد خود تعلیم میں آوارہ مزاج

ہوتے ہیں۔ نہ پچھلا سبق پوچھتے ہیں۔ نہ اگلا۔ بلکہ کلاس میں آتے ہیں اور تقریر کر کے چلے جاتے ہیں۔ لڑکوں سے نہ پچھلا سبق پوچھتے ہیں۔ اور نہ اگلے سبق کے متعلق کوئی سوال کرتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ ان کی جماعت کا نتیجہ اچھا نکلا ہے۔ یا برا۔ ایسے آوارہ مزاج استاد دشمن ہیں اپنی قوم کے۔ دشمن ہیں اپنے ملک کے۔ اور دشمن ہیں بنی نوع انسان کے۔ قیمتی سے قیمتی چیز ان کے سپرد کی گئی۔ لیکن انہوں نے اسے خراب اور ضائع کر دیا۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان میں گھڑی سازوں کے خلاف تو بغاوت اور جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کے بچوں کو استاد بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ ان کے خلاف کسی کے اندر ذرا جوش پیدا نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ

ماں باپ میں خود آوارگی

ہوتی ہے۔ اس لئے وہ خاموش رہتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اساتذہ سے نہیں پوچھتے۔ کہ ہمارے لڑکے کے آوارہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔ اور وہ یہ بھی نہیں پوچھتے کہ ہمارا لڑکا وقت پر سکول آتا ہے۔ یا نہیں۔ گھر سے سکول کا کام کر کے لاتا ہے یا نہیں۔ کھیل میں باقاعدہ حاضر ہوتا ہے یا نہیں۔ باوجود اس کے ان کا لڑکا وقت کا اکثر حصہ ان کے پاس گزارتا ہے۔ مگر وہ اس کو اپنی نگرانی میں سٹڈی نہیں کراتے اور اس کی نگرانی نہیں کرتے۔ کہ وہ وقت پر نماز کے لئے جاتا ہے یا نہیں۔ میرے نزدیک

ایسے استاد اور ماں باپ

دونو میں آوارگی کی روح ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہی نہیں کہ لڑکے کے آوارہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔ کیونکہ والدین ڈرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے استادوں سے وجہ پوچھی تو وہ ہمیں کہیں گے کہ لڑکا گھر پر سے سبق یاد کر کے نہیں آتا۔ اور نہ سٹڈی کرتا ہے۔ آپ کیوں اس کی نگرانی نہیں کرتے۔ اور اساتذہ والدین سے اس لئے نہیں پوچھتے۔ کہ اگر ہم نے وجہ دریافت کی تو والدین کہیں گے کہ آپ اپنی ذمہ داری کس طرح ادا کر رہے ہیں۔ دونو ہی چور ہوتے ہیں۔ اور دو چور تو ایک دوسرے پر چوری کا الزام نہیں لگایا کرتے بلکہ سادہ ہی چور پر چوری کا الزام لگاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ طالب علم کی تعلیم بغیر ماں باپ اور استاد کی نگرانی کے مکمل نہیں ہو سکتی۔ اگر ان دونو میں سے ایک غافل اور بے توجہ ہو۔ تو لڑکے کی زندگی کے خراب ہونے کا بہت حد تک خطرہ ہوتا ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ اگر کسی کے گھوڑے کی کوئی شخص ٹانگ توڑ دے یا کسی کے بیل کا سینگ توڑ دے۔ یا کسی کی بکری کے دانت توڑ دے۔ تو ایک ایسی لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ لیکن بیسیوں ماں باپ ایسے ہیں۔ کہ استاد ان کے لڑکوں کو آوارہ بناتے چلے جاتے ہیں اور وہ خاموشی سے بیٹھے دیکھتے رہتے ہیں۔ اور ان کی طبیعت میں کوئی ہیجان پیدا نہیں ہوتا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ انسان کو

مفت مل جانے والی چیز کی قدر نہیں ہوتی

خواہ وہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو والدین کو لڑکا بھی چونکہ مفت مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ اس کی قدر نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ایک قیمتی امانت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد کی ہے۔ ایک بکری جو پانچ دس روپے کو آتی ہے۔ اس کے چارے کا۔ اس کی دوسری چیزوں کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن اس

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت

کی قدر نہیں کرتے۔ حالانکہ مفت ملنے والی چیزیں بہت زیادہ قیمتی ہوتی ہیں۔ ان چیزوں سے جنہیں انسان روپیہ دے کر خریدتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جو چیز انہیں مفت مل جائے اس کی قدر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے سب قیمتی چیزیں جن پر بنی نوع انسان کی زندگی کا دارومدار ہے مفت دی ہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر بندوں کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ حقیر سے حقیر چیز کی جس کو وہ قیمتاً خریدیں قدر کرتے ہیں۔ لیکن جو چیز انہیں مفت مل جائے اس کی پروا بھی نہیں کرتے دیکھو

پانی کتنی قیمتی چیز ہے

اگر پانی دنیا سے مٹ جائے تو لوگوں کا زندہ رہنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن اگر شراب دنیا سے مٹ جائے تو دنیا کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ مگر لوگ پچیس تیس روپے خرچ کر کے شراب کی ایک بوتل خرید لیتے ہیں اور اگر کوئی شخص انہیں پانی کی بوتل دو آنے کو دے۔ تو ان میں سے کوئی بھی لینے کو تیار نہیں ہوگا۔ پھر پانی کے علاوہ

زندگی کا دارومدار ہوا پر

ہے۔ اگر ایک منٹ کے لئے بھی اس کرہ میں ہوا نہ رہے تو کوئی جاندار بھی سانس نہ لے سکے اور سب مر جائیں۔ باوجود اسکے کہ ہوا ایک قیمتی نعمت ہے۔ جو انسانوں کو عطا کی گئی ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ ہوا بھی قیمتی چیزوں میں سے ہے۔ لوگ عطر کی تولہ دو تولہ کی شیشی دس دس روپے کو خرید لیتے ہیں لیکن اگر ایک من ہوا ان کو ایک پیسہ میں دی جائے تو وہ خرید لے کے لئے تیار نہ ہونگے حالانکہ اگر ساری دنیا کے عطر جو اربوں اربوں من ہوں پھینک دیئے جائیں۔ تو عطر کے نہ ہونے کی وجہ سے بڑا آدمی تو کیا ایک بچہ بھی نہیں مریگا۔ لیکن وہ ہوا جو اس مسجد میں ہے نہ رہے تو یہ تین ہزار کے تین ہزار آدمی مر جائیں اور کوئی ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکے۔ اس کے باوجود

لوگ ہوا کی قدر نہیں کرتے

اور عطر جو ایک زائد شے ہے۔ اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور بڑی بڑی قیمت ادا کر کے خریدتے ہیں۔ گو عطر لگانے کو تعیش تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ کہ جمعہ کے دن ہر مسلمان خوشبو لگا کر مسجد میں آئے گو اس وقت ہم میں سے تقریباً پانچ فیصدی نے اس حکم پر عمل کیا ہوگا۔ اور پچانوے فیصدی ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس حکم پر عمل نہیں کیا ہوگا مگر بہر حال یہ ایک زائد چیز ہے۔ اسکے بغیر بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ بیشک صحت کیلئے عطر مفید چیز ہے لیکن زندگی کے قیام میں اس کا کوئی دخل نہیں جیسے ہوا اور پانی کا انسانی زندگی میں دخل ہے۔ بیشک عطر استعمال کرنا اچھی بات ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن اس کے ساتھ ہمارے پنجابی کو یہ خاص نہمت ہے۔ کہ اس نے گھر میں بیس پچیس روپے کا عطر بھی رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور گھر کے دروازہ کے سامنے بچے کا پاخانہ بھی پھینکا ہوا ہوتا ہے۔ گھر والوں کا دماغ بھی اس کی بُو سے سڑ رہا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی محلے والوں اور وہاں سے گذرنے والوں کا دماغ بھی اس کی بُو سے پریشان ہوتا ہے اسی طرح گھر کا تمام کوڑا کرکٹ اٹھا کر دروازے کے سامنے پھینک دیتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک جو گذرے وہ اس کی بو سے پریشان ہو۔ اور جو مہمان آئے اسے بھی اس کی بو سے حصہ ملے۔ لیکن ان چیزوں کو دور پھینکنا گوارا نہیں کیا جاتا۔ غرض بنی نوع انسان کی یہ عادت ہے۔ کہ جو چیز انہیں قیمتاً ملے۔ اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور جو چیز انہیں مفت مل جائے۔ اس کی انہیں قدر نہیں ہوتی۔

کلام الٰہی کو ہی دیکھ لو

کہ جب اللہ تعالےٰ اپنا کلام نازل فرماتا ہے تو ساتھ نبی کو بھیج دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اگر اس کلام کو سنانے اور پڑھانے کے لئے نبی نہ آئیں۔ اور لوگوں کو پیسے خرچ کر کے کلام الٰہی پڑھنا پڑے۔ تو کوئی بھی اس کے پڑھنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جب وہ مفت پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تو ان سے یہ کیسے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ پیسے دے کر پڑھ لیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا کلام مفت پڑھاتے اور مفت سناتے تھے۔ لیکن پھر بھی مخالف سننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ آج بھی لوگوں کی یہی حالت ہے۔ کہ فلسفہ کی کتابیں اور ناول وغیرہ قیمتاً لے کر بڑے شوق سے پڑھتے ہیں اور بے ہودہ اور لغو کتابوں پر بڑی بڑی رقمیں خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن قرآن خریدنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ)

ایک لطیفہ

سنایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ ایک امیر آدمی کو نصیحت کی۔ کہ قرآن مجید پڑھا کرو۔ کیونکہ ہر روحانی مرض کا علاج اس میں ہے۔ میرے نصیحت کرنے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں سمجھا کہ اس پر بہت اثر ہوا ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا۔ کہ آپ مجھے قرآن مجید تحفہ کے طور پر دے دیں۔ تو میں پڑھا کروں گا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ شخص لاکھوں روپے کا مالک ہے۔ لیکن قرآن کے متعلق کہتا ہے۔ کہ اگر تحفہ کے طور پر مل جائے تو میں پڑھ لوں گا۔ پس اللہ تعالےٰ کی یہ حکمت ہے۔ کہ اس نے

تمام قیمتی اشیاء مفت

رکھی ہیں۔ اور ان قیمتی چیزوں میں سے جو بغیر قیمت کے ملتی ہیں بچے بھی ہیں۔ مگر بہت تھوڑے لوگ ہیں جو بچوں کو قیمتی چیز سمجھتے۔ اور ان کی زندگی بنانے کی فکر کرتے ہیں۔ اگر ان کی بھینس یا بکری بلکہ میں کہتا ہوں۔ اگر مرغی بھی بیمار ہو جائے۔ تو انہیں اس کے علاج کا فکر لاحق ہوتا ہے۔ لیکن بچے کی زندگی بے شک خراب مجلسوں میں بیٹھ کر یا بری عادات میں پڑ کر یا ان پڑھ رہ کر خراب ہو جائے اس کی انہیں ذرا پروا نہیں ہوتی۔ اگر ان کی بھینس کا دودھ سوکھنا شروع ہو جائے تو سب گھبرا جاتے ہیں۔ کہ پتہ نہیں بھینس کا دودھ کیوں سوکھ رہا ہے۔ گھر میں مشورے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ فلاں سے علاج پوچھو۔ فلاں کو بھینس دکھاؤ۔ فلاں قوم بھینسیں رکھتی ہے۔ ان سے مشورہ پوچھو غرضیکہ گھر میں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن بچے کا دماغ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اس کے لئے کسی کو فکر پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس کی حالت کی درستی کے لئے کسی سے مشورہ نہیں کیا جاتا۔ اور اس لاپرواہی کے نتیجہ میں

بچوں کی زندگیاں خراب

ہو جاتی ہیں۔ اگر گھر میں والدین بچوں کی نگرانی کی طرف توجہ کریں۔ انہیں وقت پر سلائیں وقت پر جگائیں۔ نمازوں کے لئے انہیں مساجد میں بھیجیں۔ سکول میں انہیں وقت پر بھیجیں۔ ادھر سکول میں اساتذہ توجہ کریں۔ اور بچوں کو پڑھائی میں پورے طور پر مشغول رکھیں کھیل کے وقت ان کو کھیل میں مصروف رکھیں تو

بچوں کی تعلیم وتربیت کا سوال

بہت حد تک خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ بچوں کی تعلیمی حالت بھی اچھی ہو گی۔ اور جسمانی لحاظ سے بھی وہ صحت مند رہیں گے۔ ہمارے ہاں پنجابی میں ایک مثل ہے۔ نانے جج نا لے بیوپار یہ جج کا جج ہو گا اور بیوپار کا بیوپار ہو گا۔ یعنی یہ تعلیم کی تعلیم اور تربیت کی تربیت ہو گی تعلیم ایک ایسا استاد ہے۔ جس کے ذریعہ انسان اپنے بہت سے استاد بنا لیتا ہے۔ جس کو پڑھنا آتا ہے کبھی وہ

اللہ تعالےٰ کی صحبت میں

جا بیٹھتا ہے۔ کبھی وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں

جا بیٹھتا ہے۔ کبھی وہ

حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں

جا بیٹھتا ہے۔ کبھی وہ

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں

جا بیٹھتا ہے۔ کبھی وہ

سید عبد القادر کی صحبت میں

جا بیٹھتا ہے۔ قرآن مجید پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی محفل میں جا بیٹھتا ہے۔ حدیث پڑھتا ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محفل میں جا بیٹھتا ہے۔ فقہ کی کتاب پڑھتا ہے۔ تو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی محفل میں جا بیٹھتا ہے۔ تصوف کی کتاب پڑھتا ہے تو امام غزالی کی محفل میں جا بیٹھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام پڑھتا ہے۔ تو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل میں

جا بیٹھتا ہے۔ حالانکہ یہ سب لوگ فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ جب کتاب کھولتا ہے۔ تو ان سے روحانیت کی باتیں سیکھ لیتا ہے۔ پس کتنا فائدہ ہے پڑھا لکھا ہونے کا۔ جو انسان تعلیم یافتہ ہو۔ اس کے استادوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جس علم کی کتاب چاہتا ہے اٹھا کر پڑھ لیتا ہے۔ اور

استادوں کی کثرت

سے اس کے علم میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور علم کی وسعت سے اس کے دماغ میں جلا پیدا ہوتا ہے۔ پس پڑھائی نہ صرف ظاہری عزت کا باعث ہے۔ بلکہ اخلاق پر بھی گہرا اثر ڈالتی ہے۔ ان پڑھ آدمیوں میں بھی بہت سے اخلاص رکھنے والے ہیں لیکن ان پڑھ آدمی تعلیم یافتہ آدمیوں کی نسبت ٹھوکر زیادہ کھاتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان پڑھ آدمیوں کو بیدار کرنے والا نہ ہو۔ تو اکثر نمازوں اور چندوں میں سست ہو جاتے ہیں لیکن تعلیم یافتہ لوگوں میں باہر جا کر باوجود اکیلا ہونے کے اخلاص قائم رہتا ہے۔ بلکہ باہر جا کر ان کے اخلاص میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ نمازوں اور چندوں میں سستی نہیں دکھاتے۔ مثلاً اگر

ایک ان پڑھ آدمی

جاپان چلا جائے۔ تو وہ چندہ وغیرہ بھیجنے میں اور دوسری تحریکوں میں حصہ لینے میں سستی کریگا کیونکہ وہ خود پڑھا لکھا نہیں۔ اس لئے اسے چندہ بھیجنے میں دقت ہو گی۔ اور بوجہ ان پڑھ ہونے وہ سلسلہ کے حالات کے متعلق آگاہ نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ وہ اخبار وغیرہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے اس کا دور جانا اس کے اخلاص میں کسی قدر کمی کا موجب ہو گا۔ زیادتی کا موجب نہیں ہو گا۔ لیکن پڑھا لکھا آدمی دور جا کر بھی قریب رہے گا۔ اور سلسلہ کے حالات سے واقف رہیگا۔ اور دور جانے کی وجہ سے اس کی محبت بھی بڑھے گی۔ پس ہماری جماعت کو میرے ان خطبات کی طرف

پورے طور پر توجہ

کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ قادیان اور باہر کے خدام اور انصار اپنی اپنی جماعتوں میں تعلیم کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ اور تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعت کی فہرستیں مرتب کر کے مرکز میں بھیجیں۔ جب تک انسپکٹروں کا انتظام نہیں ہوتا۔ ہم کیوں فارغ بیٹھیں۔

انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں

کون جانتا ہے کہ کل کس کس نے مر جانا ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ

ہر ایک جماعت

جلد سے جلد اپنی اپنی لسٹیں تیار کر کے ہمیں بھیجے ان فہرستوں میں ان امور کا خاص طور پر ذکر کیا جائے کہ اس جماعت میں پانچ سے بیس سال تک کی عمر کے کتنے لڑکے ہیں۔ ان میں کتنے پڑھتے ہیں اور کتنے نہیں پڑھتے۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ کونسی جماعت میں پڑھتے ہیں۔ اگر یہ انتظام جلدی ہو جائے۔ اور لسٹیں جلدی تیار ہو کر آ جائیں تو انسپکٹروں کا کام بہت آسان ہو جائیگا۔ اور اگر یہ فہرستیں صحیح طور پر تیار کی جائیں۔ تو ہمیں ان سے اندازہ ہو سکے گا کہ ہماری جماعت میں کس حد تک تعلیم جاری ہے۔ اور کس حد تک اصلاح کی ضرورت ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کی جماعت بھی اور بیرونی جماعتیں بھی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام پانچواں علمی لیکچر

نظام کائنات اور سائنس کی حدود (حصہ دوم)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام پانچواں اجلاس یکم نومبر ۱۹۴۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ حاضرین میں سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ و طلبا کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ دیگر احباب بھی اجلاس میں شامل تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حافظ قدرت اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور فصیح الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس مذہب و سائنس نے مجلس کے مقاصد اور اس کے لائحہ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ آج ہماری مجلس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ دستور ہے۔ کہ اجلاس کی کارروائی کے لئے ایک صدر ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو آج کی کارروائی کیلئے صدر مقرر کیا جاتا ہے اس کے بعد مکرم مولوی ابو العطاء صاحب کرسی صدارت پر تشریف لائے۔ اور آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر عبد الاحد صاحب آج اپنی تقریر "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" کا دوسرا حصہ بیان فرمائینگے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا۔ پچھلے لیکچر میں "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" پر علم کیمیا اور طبعیات کی رُو سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ اس لیکچر میں علم الحیات کے نقطہ نظر سے میں ابتدائی باتیں بیان کرونگا۔

آپ نے بتایا کہ علم الحیات کی دو بڑی شاخیں ہیں۔ (۱) علم نباتات اور (۲) علم حیوانات۔ ہماری زمین پر زندگی کے آغاز کے متعلق سائنس کے محققین کا نظریہ یہ ہے۔ کہ زندگی آج سے کئی ارب سال پہلے شروع ہوئی لیکن اس کے متعلق ابھی صحیح اور یقینی اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ نباتات میں آپ نے بتایا کہ اتنے اتنے چھوٹے پودے بھی ہیں۔ جو صرف خوردبین کی امداد سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ پھر اُن سے بڑے پودے ہیں۔ پھر اُن سے بڑے پودے ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس بعض پودوں کا سائز اتنا بڑا بھی ہے۔ کہ اُن کی موٹائی ۵۰ فٹ سے زیادہ اور بلندی ۴۰۰ فٹ سے لیکر ۵۰۰ فٹ تک ہے پودوں کے مختلف خاندانوں اور ان کی تفاصیل پر آپ نے ابتدائی بحث کرنے کے بعد اُن کی اندرونی ہیئت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بیان کیا کہ بیج کے اندر ایسی ریزہ و خوراکیں موجود ہوتی ہیں۔ جن سے پودہ شروع میں چند روز نشوونما حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن زندگی بیج کے اندر جمود کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب بیج کو بویا جاتا ہے۔ تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق پانی چوس لیتا ہے۔ پانی کے ذریعہ بیج کے اندر اہم تغیرات ہوتے ہیں اور زندگی جو پہلے جمود کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس کے عملی آثار نمودار ہوتے ہیں۔ موجودہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے۔ کہ زندگی کا قیام پانی کے ساتھ ہے۔ لیکن قرآن کریم میں آج سے ۱۴۰۰ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا تھا۔

آپ نے آیت وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (سورہ انبیاء۔ رکوع ۳) کی تشریح کرتے ہوئے اس موضوع پر علم الحیات کی رُو سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد آپ نے پودوں کی اندرونی ساخت اور اُن کے باریک تغیرات بیان کرتے ہوئے ان کے باریک جوڑوں اور خانوں یعنی cells پر بحث کی۔ اور بتایا کہ پودوں کے متعلق تحقیق کرتے ہوئے سائنس جس حد تک پہنچی ہے۔ وہ اصل منزل سے بہت دور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اشیا کے اندر نہاں در نہاں اسرار اور خواص رکھے ہیں۔ چنانچہ فرمایا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ (کہف رکوع ۱۲) یعنی اللہ تعالیٰ کے اسرار اور باتیں اس قدر ہیں کہ سمندر سیاہی ہو جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ لیکن یہ باتیں مکمل طور پر نہیں لکھی جا سکینگی۔ زراعت کی فصلوں اور پھولدار پودوں کے نظام کو انہوں نے ذرا تشریح سے بیان کیا اور پودوں کے اندر نر اور مادہ اور اُن کے باہمی اختلاط کے اوقات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد آپ نے علم حیوانات کی مختلف شاخوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے جانور بھی ہیں جو اتنے چھوٹے ہیں کہ اُن کو خوردبین کی امداد سے ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ ان میں جراثیم بھی شامل ہیں۔ بہت سے جراثیم انسانوں اور جانوروں کے لئے مفید ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جن سے وبائی اور دوسرے امراض پھیلتے ہیں۔ پھر آپ نے جانوروں کے مختلف خاندانوں اور اُن کے قبائل کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ انسان دودھ دینے والے جانوروں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان کی اندرونی ترکیب اور ہیئت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے اس کے جسم کے مختلف سسٹمز پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ سائنس کا یہ حصہ بہت وسیع ہے۔ لیکن اس کے متعلق بھی ابھی بہت سی تحقیقات ہونے والی ہیں۔

کیمیائے حیات یا Biochemistry کی رُو سے بحث کرتے ہوئے آپ نے حیاتین اور بعض دوسری چیزیں جن کی کمی سے بعض بیماریاں پھیلتی ہیں کے متعلق موٹی موٹی باتیں بیان کیں۔

آپ نے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے پودوں اور جانوروں کے تخم سے تعلق رکھنے والی سائنس Genetics کا بھی ذکر کیا۔ اور اس کے متعلق جدید نظریئے اور موجودہ تحقیقات پیش کیں۔

آخر میں آپ نے تمام لیکچر کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بہت سی باتیں نظام کائنات میں ایسی ہیں جن کے متعلق علم الحیات کی رُو سے انسانی علم بہت محدود ہے۔ اور قدرت کے راز اس قدر وسیع ہیں۔ کہ اُن کا لاکھواں حصہ بھی ابھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ زندگی کے خواص اور ماہیت نیز پودوں۔ جانوروں اور انسانوں کی زندگی میں فرق اور انسانی روح کی مختلف طاقتوں کی تفصیلات کے متعلق آپ نے وعدہ کیا کہ آئندہ لیکچر میں روشنی ڈالی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد صاحب صدر کی اجازت سے بعض احباب نے سوالات کئے جن کے مکرم ڈاکٹر صاحب نے جواب دیئے۔

آخر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اہم ہدایات سے مشرف فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ جب سے اس مجلس کا قیام ہوا ہے۔ اس کے کارکنوں نے میرے حقیقی مقصد کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اب تک لیکچر بہت دیر کے بعد ہوتے رہے ہیں۔ لیکچر بہت جلدی جلدی ہونے چاہئیں۔ دوسرے مخاطبین کا انتخاب صحیح نہیں ہوا۔ علمی لیکچروں میں مجلس کے ممبر اور صاحب علم لوگوں کے معیار کو مدنظر رکھ کر لیکچر ہوں تو زیادہ اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں اور تھوڑے علم والے لوگوں کو ابتدائی معلومات بہم پہنچانے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے علیحدہ انتظام ہونا چاہئے ویسے چھوٹے بچے اور تھوڑے علم والے لوگوں کو میں مجلس کے علمی لیکچروں میں آنے سے روکتا نہیں۔ وہ بھی آئیں۔ کچھ نہ کچھ فائدہ اُن کو بھی ہو گا۔

بچوں کو ابتدائی معلومات بہم پہنچانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ علم الاصطلاحات کی کتابیں لکھی جائیں لیکن مجلس کے علمی مضامین میں زیادہ باریک اور تحقیقی باتیں بیان ہونی چاہئیں۔ لیکچرار کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ بلند پایہ مضمون بیان کرے جس سے علمی طبقہ کو خاص فائدہ ہو۔ اس کے علاوہ دنیا کے بہترین فلاسفروں اور سائنسدانوں کے مقابلہ کے لئے تحقیقاتی مضامین علیحدہ تیار ہونے چاہئیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جزائر شرق الہند کے احمدی مبلغین اور احمدی اصحاب کی خیروعافیت کے لئے دعا کی جائے

۳ نومبر بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضور نے فرمایا:۔

"آج کل دوست جزائر جاوا سماٹرا اور بالی میں شورش کی خبریں پڑھتے ہوں گے۔ وہاں کی شورش ہمارے لئے پہلے بھی باعث تشویش رہی ہے۔ جب ان جزائر پر جاپان نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اور اب بھی باعث تشویش ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہاں ہمارے پانچ چھ مبلغ اور ہزاروں احمدی ہیں۔ احباب جماعت ان دنوں خصوصیت سے اُن کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ہر قسم کے فتنہ سے بچائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

اس وقت ان علاقوں میں ہمارے حسب ذیل مبلغ کئی سال سے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر اعلائے کلمۃ اللہ کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک وہ بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا چکے ہیں۔ (۱) مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل۔ (۲) مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل (۳) مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز۔ (۴) مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب (۵) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب (۶) مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب

جس ملک میں لڑائی ہو رہی ہو۔ یا جو دشمن کے قبضہ میں چلا جائے۔ اس کے اصلی باشندوں کی تکالیف اور مصائب کی حد نہیں رہتی۔ مگر جو غیر ملکی لوگ ہوں۔ ان کی تکالیف کی تو کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ ہمارے ان علاقوں کے مبلغین نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی بہادری اور جوانمردی سے ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا اور نہ صرف تکالیف کو برداشت کیا۔ بلکہ تبلیغ اسلام میں بھی مصروف رہے۔ اور بیسیوں لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ حالانکہ ان علاقوں کے نظام حکومت سے ناواقف ہونے کے علاوہ زبان کے متعلق بھی انہیں بہت کچھ مشکلات تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور اسلام کے لئے جاں نثاری کو دیکھ کر ہر ہر قدم پر ان کی مدد فرمائی۔ اب جبکہ ان علاقوں میں۔ نئے سرے سے شورش پیدا ہوئی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی خیروعافیت کے لئے اہتمام کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اب بھی ان کی حفاظت فرمائے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ تبلیغ اسلام میں کامیابی بخشے۔ ہمارے ان فداکار مبلغین نے احمدیت کی تاریخ میں جو سنہری باب کھولا ہے۔ اس پر نہ صرف ہمیں بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔ اور ان مجاہدین کا ذکر ان کی رگوں میں جوش پیدا کر دیا کریگا۔

ایک اور امر کے متعلق دعا کا ارشاد

نیز حضور نے فرمایا۔ ان دنوں ایک اور امر کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ انگریزوں نے ہندوستانیوں کو انتخاب کا حق تو دیا ہے۔ مگر وہ مہنگا پڑتا نظر آتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ملک کو بڑی قربانی دینی پڑے گی۔ کئی جگہ سے خبریں آرہی ہیں۔ کہ برسر حکومت پارٹی افسروں کے ذریعہ لوگوں سے اپنے حق میں ووٹ دلانا چاہتی ہے۔ اگر یہ طریق جاری رہا۔ تو بہت جھگڑے اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہی پیدا ہونے والے فتنوں کو دور کر سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے امام الصلوٰۃ اس امر کو مدنظر رکھ کر کسی نماز میں یہ دعا کرنا شروع کر دیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

آج کے لیکچر میں ڈاکٹر صاحب نے حوالے پیش نہیں کئے۔ حوالے ضرور پیش ہونے چاہئیں۔ تاکہ مبلغین کو فائدہ ہو۔ اور دوسروں سے بات چیت کرتے وقت وہ حوالہ پیش کر سکیں۔

یہ جو اس لیکچر میں بتایا گیا ہے۔ کہ پانی زندگی کے قیام کا موجب ہے۔ یہ بہت عمدہ مضمون ہے۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر غور ہونا چاہیئے۔ اس سے قرآن کریم کی تعلیم کی فوقیت ثابت ہوتی ہے

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر زندگی کی ابتدا نیز Expanding Universe کے نظریہ پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ مزید تحقیق کے قابل ہیں۔

پودوں اور پھلدار درختوں میں Crossing کے متعلق فرمایا۔ کہ اس پر ایک عام فہم تفصیلی مضمون لکھا جانا چاہیئے۔ تاکہ زمیندار اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ Genetics اور Heridity کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ بہت اہم اور دلچسپ مضمون ہے۔ اس پر علمی بحث کر کے مزید تحقیق کرنا بہت مفید ہوگا۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔ کہ مختلف قسم کی لہروں پر موجودہ سائنس کا علم ابھی محدود ہے۔ اس پر بھی علمی اور تحقیقاتی بحث مفید ثابت ہوگی۔" مجلس مذہب و سائنس" انشاء اللہ العزیز ان مضامین پر تحقیقی مواد پیش کرے گی۔

خاکسار عبدالسلام اختر ایم۔ اے نائب سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس۔

ایک سعید روح کس طرح آستانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پہنچی

خاکسار ایک پیدائشی احمدی ہے۔ میرے والد بزرگوار احمد علی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ان کی بیعت کا واقعہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔ آفرین ان کے صدق دل اور محبت پر کہ کس مشکل سے انہوں نے احمدیت جیسی نعمت کو پایا۔ اور قربان اس مہربان آقا پر کہ جس نے اپنے خلق عظیم اور سیرت نبوی کے ساتھ ان کو اپنی صداقت کا ثبوت دیا۔ چنانچہ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتے ہی نعرہ اٰمنا و صدقنا بلند کیا۔ سبحان اللہ۔

ماجرہ یوں ہے۔ کہ احمدیت کا ابتدائی عالم تھا۔ کہ ہمارے بزرگان نے جو مدت مدید سے مہدی وقت و مسیح دوراں کے منتظر تھے۔ کہیں سے سن لیا کہ قادیان میں مہدیت کا مدعی ظاہر ہو گیا ہے۔ پھر کیا تھا۔ چشم ایشاں روشن و دل ایشاں شاد ہو گیا۔ اور شوق ملاقات و تپش دیدار کا اتنا جوش تھا۔ کہ کام کرتے وقت غصہ کی حالت میں بیلوں سے کہتے۔ "چل تجھے مہدی کا لشکر کھائے چل" دست بکار و دل بیار والی بات تھی۔ آخر یہی جستجو اور حقیقی عشق نے ایسا جوش مارا۔ کہ شرف ملاقات کا مصمم ارادہ کر لیا۔

پہلی دفعہ چار پانچ اصحاب گئے۔ اور انہوں نے بیعت کر لی۔ دوسری دفعہ میرے والد بزرگوار اکیلے گھر سے پیدل روانہ ہوئے۔ اور مکمل ایک ماہ کی مسافت کے بعد قادیان پہنچے۔ مگر وہاں سے پتہ لگا۔ کہ حضور گورداسپور میں رونق فرما ہیں۔ اسی حالت میں گورداسپور گئے۔ اور وہاں حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور نے بڑی محبت اور مہربانی سے بٹھایا۔ حتیٰ کہ حضور نے اپنے کھانے سے نصف کھانا میرے والد صاحب کو دیا۔ اور ساتھ بٹھا کر کھلایا۔

یہ اسی تبرک کا نتیجہ تھا۔ کہ جس محفل اور مجلس میں احمدیت کا ذکر اذکار ہوتا۔ کسی کی مجال نہ تھی۔ کہ میرے والد صاحب کے مقابل پر ٹھیر سکے۔ القصہ ان کا کوئی لمحہ ایسا نہ تھا۔ جو تلاوت قرآن شریف میں نہ گذرتا۔

(طالب دعا محمد حسین سکنہ لبنتی زنداں)

آخری میعاد

احمدیہ دار التبلیغ لیگوس کا چندہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک مرکز میں داخل کرنے والوں کی ایک فہرست انشاء اللہ تعالیٰ شائع کی جانے والی ہے۔ جماعتیں اور براہ راست ادا کرنے والے افراد فوری ضرورت کے پیش نظر جلد سے جلد چندہ داخل فرمائیں۔

دفتر اول کے مجاہدین وہ ہیں۔ جو گیارھویں سال کا وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ ان کو حسب معمول معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وعدوں کے مرکز میں سو فی صدی داخل کر لینے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء ہے۔ کیا آپ اس فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟ دفتر دوم کے مجاہد وہ ہیں۔ جو نئے پانچہزاری فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور ان کا سال اول ہے۔ انہوں نے خواہ ملازم ہوں یا زمیندار یا تاجر۔ اپنی ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ان کے وعدوں کے بھی* پورا کرنے کی بھی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء ہے۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدہ کرنے والے اور ان کی جماعتوں کے سیکرٹریوں کو احباب کے وعدوں اور وصولی کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک اپنے وعدے پورے کر لیں۔ کیونکہ یہ آخری میعاد ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے اگر کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی اطلاع فوراً نظارت علیا یا دوسری نظارت متعلقہ میں ارسال کی جائے۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر اعلیٰ قادیان

۳۰۲۔ کریم پور (بھینی بانگر)
پریذیڈنٹ :۔ چوہدری السعد دین صاحب
سکرٹری :۔ محمد اسحٰق صاحب

۳۰۳۔ رہانہ سہو (ضلع ملتان)
پریذیڈنٹ و امین ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
سکرٹری مال و محاسب ۔ منشی عبد الحکیم صاحب جلد ساز بلاہیوپر
آڈیٹر :۔ چوہدری نذیر احمد صاحب

۳۰۴۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا
سکرٹری مال ۔ محمد طفیل صاحب بی اے۔

۳۰۵۔ رعیہ (امرتسر)
پریذیڈنٹ ۔ میاں مولا بخش صاحب
سکرٹری مال ۔ میاں اللہ بخش صاحب

۳۰۶۔ بابہ اد پور (شیخوپورہ)
پریذیڈنٹ و امین ۔ چوہدری محمد خان صاحب
سکرٹری مال و محاسب ۔ چوہدری ذکار اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت ۔ چوہدری ثنار اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ ۔ چوہدری غلام احمد صاحب

۳۰۷۔ اکڑہ سٹیٹ (ضلع نواب شاہ سندھ)
پریذیڈنٹ و سکرٹری و محاسب ۔ چوہدری شیر محمد صاحب راجہ
امین ۔ چوہدری صالح محمد صاحب سیال

۳۰۸۔ کنسری (سندھ)
پریذیڈنٹ و سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔ میاں احمد جان صاحب ٹیلر
〃 مال ۔ مولوی شوکت حسین صاحب شاد
〃 امور عامہ و خارجہ ۔ سردار عبد الرحمٰن صاحب

۳۰۹۔ پھلور
پریذیڈنٹ ۔ سید عبد الغفور صاحب
سکرٹری مال و محاسب ۔ سید محمد عبد اللہ صاحب
آڈیٹر ۔ محمد اکبر صاحب
امین ۔ سید عبد الشکور صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل

۳۱۰۔ چک نمبر ۲۶۴ گ ب (لائل پور)
پریذیڈنٹ ۔ میاں سید محمد صاحب
سکرٹری مال و محاسب ۔ میاں محمد شفیع صاحب
امین ۔ میاں سید محمد صاحب

۳۱۱۔ اہرانہ خورد (ہوشیار پور)
پریذیڈنٹ ۔ چوہدری امیر محمد خان صاحب
امین ۔ آڈیٹر ۔ 〃 〃
سکرٹری مال و محاسب ۔ چوہدری محمد عثمان خان صاحب

سکرٹری تبلیغ ۔ چوہدری نیاز احمد خان صاحب
〃 تعلیم و تربیت ۔ چوہدری خیر و خان صاحب

۳۱۲۔ ماہل پور (ہوشیار پور)
پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ آڈیٹر ۔ ماسٹر رشید احمد صاحب
سکرٹری مال ۔ محاسب ۔ میاں رحمت اللہ صاحب
〃 تبلیغ ۔ میاں دین احمد صاحب
〃 تعلیم و تربیت ۔ ماسٹر رشید احمد صاحب

۳۱۳۔ تاروا (ٹپرا بنگال)
پریذیڈنٹ ۔ منشی معین الدین صاحب
سکرٹری مال و محاسب 〃 ولی احمد صاحب
امین 〃 ثابت علی صاحب
آڈیٹر 〃 افسر الدین صاحب

۳۱۴۔ چھٹانوالی (گوجرانوالہ)
پریذیڈنٹ ۔ چوہدری حسین بخش صاحب
سکرٹری مال ۔ چوہدری غلام حیدر صاحب

۳۱۵۔ بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)
پریذیڈنٹ ۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب دکاندار
جنرل سکرٹری ۔ ڈاکٹر مولا بخش صاحب

۳۱۶۔ جام پور (ڈیرہ غازیخان)
پریذیڈنٹ ۔ آغا محمد بخش صاحب ایم آئی ٹی ۔
سکرٹری مال ۔ محمد بخش صاحب ہیڈ ماسٹر ہیڈ ماسٹر مڈل سکول

۳۱۷۔ مندوال (کیمبل پور)
پریذیڈنٹ و سکرٹری مال ۔ ملک فتح حسان صاحب
آڈیٹر ۔ ماسٹر جعفر خان صاحب

۳۱۸۔ شاہدرہ (شیخوپورہ)
پریذیڈنٹ و سکرٹری مال ۔ حکیم مختار احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔ میاں السعد دین صاحب
〃 امور عامہ ۔ بابو حبیب اللہ صاحب
〃 وصایا ۔ عبد القادر صاحب درزی ۔
〃 تعلیم و تربیت ۔ میاں اللہ بخش صاحب

۳۱۹۔ لالیاں (جھنگ)
پریذیڈنٹ ۔ شیخ سلطان علی صاحب گرداور
سکرٹری مال ۔ امین ۔ شیخ محمد یار صاحب ٹھیکیدار
محاسب ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت } قاضی محمد حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔ سکرٹری امور عامہ } بی اے ہیڈ ماسٹر

۳۲۰۔ پراونشل انجمن کشمیر
سکرٹری امور عامہ و خارجہ ۔ خواجہ عبد الغفار صاحب مدیر اصلاح
〃 تبلیغ ۔ راجہ غلام محمد خان صاحب جاگیر دار یاڑی پورہ
〃 تعلیم و تربیت ۔ میر عبد الرحمٰن صاحب آسنور ۔
بقیہ ۔ سکرٹری مال و وصایا ۔ خواجہ عبد الرزاق صاحب ڈار ایم ۔ سکرٹری تالیف و تصنیف ۔ مولوی احمد اللہ صاحب مولوی فاضل ۔ آڈیٹر خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹم ۔ محاسب خلیفہ عبد الرحیم صاحب کنٹرولر آف سپلائیز ۔ سکرٹری ضیافت خواجہ غلام نبی صاحب گلکار [illegible]

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۱ر نبوت مطابق ۱۱ر نومبر بروز اتوار یوم سیرت النبی منایا جائے ۔ تمام جماعتیں اس روز پبلک جلسے منعقد کریں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ پر تقاریر کرائی جائیں ۔ جن میں جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان واضح کی جائے

ناظر دعوت و تبلیغ

حصول فلاح دارین کا ایک ہی ذریعہ

آخر ادھر ادھر سے ناکام ہو کر بعض مسلمان لیڈروں کو راہ حق نظر آنے لگی ہے چنانچہ سید نذیر الحسن صاحب "نوائے وقت میں" لکھتے ہیں :۔

مولانا ابو الکلام آزاد کے الفاظ ہیں کہ مسلمان انسانی حریت اور ملکی فلاح کا سبق دوسری اقوام سے نہ لیں بلکہ امام اور سنت کو لازم پکڑیں اور اقامت دین و قیام خلافت الٰہیہ میں تمام مسلمان متحد و متفق ہو جائیں ۔

مضمون نگار موصوف اسکی تشریح میں رقمطراز ہیں :۔

حیلہ ساز و بہانہ ساز علماء و زعماء اس حقیقت سے آگاہ نہیں جب تک کسی نظام کو چلانے والے افراد تیار نہ کئے جائیں ۔ وہ نظام کبھی اور کہیں قائم نہیں ہوا کرتا ۔ بالخصوص اسلام تو سب سے پہلے ان افراد کی تیاری چاہتا ہے جو ایمان باللہ ۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت کی بنیادوں پر مومنانہ اوصاف و خصائص اور مسلمانہ سیرت و کردار رکھتے ہیں × × × اور عہد نبوت نے ہمیں بتلا دیا کہ اگر چاہتے ہو کہ صحیح اسلامی تنظیم اور اسلامی انقلاب چاہتے ہو تو اس کا فطری اور لازمی طریقہ یہی ہے کہ اسلام کو نصب العین بنا کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کرو × × × جوں جوں افرادیت کی زندگیوں میں اسلامی رنگ پیدا ہوتا جائے گا ۔ زندگی کے تمام معاملات و مسائل بطریق احسن حل ہوتے جائینگے ملت مسلمہ میں روحانی اخلاقی اور مادی قوت و توانائی پیدا ہوتی جائے گی "

یہ وہی صحیح طرز عمل ہے جو جماعت احمدیہ نے اس زمانہ کے مامور من اللہ کی رہنمائی میں اختیار کر رکھا ہے ۔ کاش جن لوگوں پر حق کھل چکا ہے وہ بھی اس راہ کو اختیار کریں ۔ اور اخلاقی جرأت و ایمانی ہمت سے کام لیتے ہوئے اس جماعت میں شامل ہو جائیں ۔ (اکمل)

کلرکوں کی ضرورت

دفتر محاسب میں تین انٹرنس پاس اچھی خط لکھنے والے احمدی نوجوان کلرکوں کی ضرورت ہے ٹائپ اور اکاؤنٹ کا کام جاننے والے نوجوان امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی ۔ تنخواہ ۲۵/- + ۹/۸/- الاؤنس = ۳۴/۸/- ماہوار دی جائیگی ۔ خواہشمند احباب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مقامی عہدہ داران کے توسط اور سفارش سے درخواستیں جلد بھجوا دیں

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ اگر میں احمدیت کا انکار کروں تو غیر احمدی مجھے کافر کہیں گے یا مجھے ان کا کافر سمجھنا ہوگا ۔

۲۔ احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھے ۔

۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے ۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں ۔ اور ایک نیا فرقہ قائم کریں ۔ ؟

۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم ہماری نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں ؟

۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی ۔

جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان اس کے علاوہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاکسار کے مضامین و تبلیغ بھی شریک ہے ۔ یہ ۱۴ صفحہ کا رسالہ اشاعت تبلیغ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا قیمت انگریزی ہے گے آگو ۔ حق کے طالبوں کو کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

231

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔

(مینیجر)

مومن کیلئے جیسے حمد ضروری ہے

ویسے ہی احتیاط۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا بھی ضروری ہے جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ آجکل یہاں کچھ کیس

ہیضہ

کے ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے غذا میں احتیاط اور حفظ ماتقدم ضروری ہے۔ جیسا کہ حضور پرنور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ مجلس عرفان مورخہ ۲ر نومبر میں

ہومیوپیتھک طریقہ علاج

کے فائدہ مند ہونے کے متعلق ارشاد فرما چکے ہیں۔ میں خود بھی اپنے ۱۹ سالہ تجربہ کی بنا پر عرض کرتا ہوں کہ یہ علاج واقعی بہت مفید زود اثر۔ اور سب سے بالا ہے۔ آپ بھی بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں ——

حفظ ماتقدم کے لئے کیوپرم یا آرس بہت ہی مفید چیزیں ہیں۔ ہیضہ اور ٹائیفائڈ کے لئے اس سے بہتر علاج نہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) بشیر احمد شاد (ہومیوپاتھ) الحکم اسٹریٹ۔ قادیان

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کی مرض ہو یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں سوکھا۔ سبز پیلے دست قے۔ پسلی کا درد۔ نمونیہ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ "اٹھرا کی گولیاں" ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپیہ۔ فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمٰن
دواخانہ محافظ صحت قادیان

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع حضور ایدہ اللہ کے

ملفوظات، خطبات۔ ارشادات اور تازہ رویا و کشوف و الہامات

باقاعدہ پہنچتے رہیں۔ اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران الفضل کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں وہ انہیں وصول فرمالیں ورنہ اخبار بند ہو جائے گا اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے (مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رائل انڈین نیوی میں

لڑکوں کی بھرتی

لڑکے جو کہ ملاح بننے کے خواہشمند ہوں اور رائل انڈین نیوی میں مستقل مستقبل بنانا چاہیں ذیل کے فوجی بھرتی کے دفتروں پر نومبر ۱۹۴۵ء کے دوران میں کسی کاروباری دن پر حاضر ہوں۔

ریکروٹنگ دفتر —	دہلی
" " —	جالندھر
" " —	لاہور
" " —	راولپنڈی
" " —	پشاور

تعلیم:۔ آٹھویں جماعت تک۔ عمر۔ ۱۵ سے ۱۶½ سال تک

اس شاخ میں بھرتی ہونے کے لئے والدین کی اجازت از حد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے کسی نزدیکی ریکروٹنگ افسر کو لکھیں +

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجئے

اور اپنے زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

آپ کے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں۔ ٹیلر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے مانگ کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر دی انگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

باجازت امور عامہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم حمید اللہ صاحب کا نکاح اقبال بیگم صاحبہ بنت غلام نبی صاحب مرحوم سیالکوٹی سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور ۲۵ ماہ حال کو رخصتانہ ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

مرزا عبداللطیف قادیان

باجازت امور عامہ

ضرورت رشتہ

ایک لڑکا اور ایک لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا سنیٹری انسپکٹر ہے۔ جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۴ سال ہے تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے اچھی طرح واقف ہے۔ احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

ع۔ س

بر مکان خان صاحب شیخ عبدالعلیم صاحب احمدی مرحوم۔ نند بیر۔ بنارس کینٹ

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بیحد مفید ہیں۔ ہسٹیریا مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں

قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو خلق آب حیات کے لقب سے فرمایا ہے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیر بھی خون آپ کے جسم میں زیادہ کر دے گی۔ اس سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی۔ نہایت درجہ مقوی ہے۔ فی شیشی چار روپے علاوہ محصول۔ پتہ

مولوی حکیم ثابت علی رنجبر باغ محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۔ ۳ نومبر۔ مسٹر آصف علی کی زیر صدارت ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ ۱۹۴۲ء میں جو انسانی خون حرکت میں آیا تھا۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ برطانوی غلامی کو اب برداشت نہیں کر سکتے۔

دہلی ۳ نومبر۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے لارڈ ویول وائسرائے سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد پنڈت نہرو نے وائسرائے سے اپنی گفتگو کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۳ نومبر۔ فلسطین کی دہشت زدگی کی لہر جس نے فلسطین کی ریلوے لائنوں کو مفلوج کر دیا تھا۔ مصر میں بھی جا پہنچی ہے۔ جبکہ قاہرہ اور اسکندریہ عرب ہجوم نے مکانوں پر حملہ کر دیا۔ اور انہوں نے ایک عبادت خانہ کو بھی آگ لگا دی۔ مصر میں اس قسم کا فساد پچھلے ۲۵ سال میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ فساد تیزی سے پھیل گیا۔ شام ہوتے تک پولیس کی گولیوں سے قریباً ۳ سو اشخاص زخمی ہو چکے تھے۔ سب سے زیادہ فساد سلسکی بازار میں ہوا۔ جہاں یہودیوں کے ایک عبادت گھر کو جلا دیا گیا۔ ان کی مذہبی کتابوں کو بھی جلا دیا گیا۔ یہودیوں کے مقفل ذخیروں کو توڑ دیا گیا۔ اور لوٹ لیا گیا۔ ایک لبد کا تار مظہر ہے۔ کہ پولیس نے شام کے وقت صورت حالات پر کنٹرول پا لیا۔ پولیس کو ۶۰ ہزار کے مجمع پر قابو پانا پڑا۔ اور اس دوران میں پولیس کے بھی ۵۰-۶۰ آدمی زخمی ہوئے۔

چنکنگ ۳ نومبر۔ چین میں مقیم امریکن فوجوں کے کمانڈر لفٹیننٹ جنرل البرٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن فوجیں مارشل چیانگ کائی شیک کی سرکاری فوجوں کی مدد کریں گی۔

بٹاویہ ۴ نومبر۔ پانچویں ہندوستانی ڈویژن نے جاوا میں اترنا شروع کر دیا ہے۔ انڈونیشیوں کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ جاوا میں ۶۰-۷۰ ہزار کے قریب انڈونیشین مسلح فوج اس وقت موجود ہے۔ جسے بڑھا کر ۲½ لاکھ تک پہنچانے کی تجویز کی گئی ہے۔

رنگون ۴ نومبر۔ حکومت برما کی نئی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں نے حلف وفاداری اٹھا لیا ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ اس ایگزیکٹو کے سامنے سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ وہ عام انتخابات کے لئے لوگوں کو تیار کرے۔

پیرس ۴ نومبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ بائیں بازو کی تینوں کامیاب پارٹیاں ایک ملی جلی حکومت بنائیں گی۔

نئی دہلی ۴ نومبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے فوڈ ڈائرکٹر جنرل نے کہا ہے۔ کہ حکومت ہند نے بعض خوردنی اشیاء پر سے کنٹرول ہٹا لینے کی تجویز پاس کر لی ہے۔ اور بعض دوسری چیزوں پر سے بھی آہستہ آہستہ کنٹرول اٹھا لیگی۔

رنگون ۴ نومبر۔ ایڈمرل بروس فریزر نے جنوب مشرقی ایشیا کمان کا بحری ہیڈ کوارٹر ہانگ کانگ تبدیل کر لیا ہے۔

لاہور ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی ۶ نومبر کو توڑ دی جائے گی۔

کراچی ۳ نومبر۔ ولایات متحدہ امریکہ کی "رنگین" حبشی لڑکیاں کراچی میں مقیم امریکی فوجی کلبوں کے لئے کل صبح جنوب مشرقی ایشیائی کمان کے اگلے علاقوں سے یہاں آ پہنچی ہیں۔

لکھنؤ ۔ ۳ نومبر۔ سر شفاعت احمد خاں مسلم لیگی سنٹرل اسمبلی کے لئے حلقہ روہیل کھنڈ کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے۔ مگر جب لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے لیگ کا ٹکٹ نہ دیا۔ اور مسٹر جناح نے سر شفاعت احمد خاں کی اپیل مسترد کر دی۔ تو آپ دست بردار ہو گئے۔

لنڈن ۳ نومبر۔ جاپان کے سابق وزیر اعظم ٹوجو بالکل تندرست ہیں۔ اب انہیں طبی امداد کی کوئی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جب امریکن انہیں گرفتار کرنے لگے۔ تو انہوں نے اپنے آپ کو پستول کا نشانہ بنایا تھا۔ ٹوجو صاحب یوکوہاما کے قریب ایک جزیرہ میں مقید ہیں۔ اور ہفتہ میں دو مرتبہ اپنے کپڑے خود دھوتے ہیں۔

لنڈن ۳ نومبر۔ فلسطین میں یہودیوں کے دہشت انگیز رویے سے حکومت برطانیہ کا متوقع اعلان آخری وقت میں ملتوی ہو گیا۔

چنکنگ ۳ نومبر۔ چینی وزیر اطلاعات مسٹر وو نے شمالی چین میں کمیونسٹوں اور مرکزی حکومت کے دستوں میں لڑائی بند کرنے کے لئے بعض تجاویز کا اعلان کیا ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فریقین ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔ ریلوے لائنوں سے چھ چھ میل پرے رہیں گے۔ اور سرکاری دستے ان جگہوں پر قابض نہ ہوں گے۔ جنہیں کمیونسٹ خالی کریں گے۔

لاہور ۳ نومبر۔ حکومت پنجاب نے محکموں کے افسر اعلیٰ۔ ڈویژنوں کے کمشنروں ڈپٹی کمشنروں کے نام ایک مراسلہ میں تمام سرکاری ملازموں کی توجہ سرکاری ملازموں کے راہ و روش سے متعلقہ قواعد ۱۹۳۵ء کے قاعدہ ۲۰ کی طرف دلائی ہے۔ جس کی رو سے اس بات کی سخت ممانعت ہے۔ کہ کوئی سرکاری ملازم کسی مجلس آئین ساز کے انتخاب میں ووٹ طلب کرے۔ یا کسی دوسرے طریق پر دخل دے۔ یا اس سلسلہ میں اپنا رسوخ استعمال کرے۔ یا اس میں حصہ لے۔ متعلقہ اشخاص کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے حکومت کے نزدیک شدید طور پر قصور وار ہوں گے۔

مکہ معظمہ ۳ نومبر۔ شاہ ابن سعود مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

حیدر آباد ۳ نومبر۔ انجمن اتحاد المسلمین کے صدر نے ایک تقریر میں افسوس ظاہر کیا۔ کہ حکام ریاست نے مسلمانوں کو یوم فلسطین منانے کی اجازت نہ دی۔

امرتسر ۳ نومبر۔ ڈاکٹر کچلو کے ہاں سے چور ۲ ہزار کا مال اور زیورات لے گئے۔

نئی دہلی ۲ نومبر۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم بدیں مضمون جاری کیا ہے۔ کہ آتشیں اسلحہ دیگر اسلحہ یا پٹاخوں کا جمع کرنا اور اٹھا کر چلنا ممنوع ہے۔ وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ انتخابات کے سلسلے میں رقیب جماعتوں کے درمیان فساد ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲ نومبر۔ آج برطانوی دارالعوام میں اعلان کیا گیا۔ کہ فلسطین کے ہائی کمشنر لارڈ گورٹ نے خرابی صحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ برطانوی گورنمنٹ نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

یروشلم ۲ نومبر۔ کل رات فلسطین میں وسیع پیمانہ پر تخریبی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ اور ریلوے لائنوں کو تباہ کیا جاتا رہا۔ فلسطین کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر میجر جنرل جان آر نے سارے فلسطین میں میونسپل علاقوں کے باہر ۱۱ بجے رات سے ۶ بجے صبح تک لاریوں اور موٹروں پر کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

ہیگ ۲ نومبر۔ ڈچ گورنمنٹ نے بٹاویا میں ڈاکٹر فان موک نائب گورنر جنرل اور اور ڈاکٹر سیوکارنو کی ملاقات کے متعلق بیان جاری کیا ہے۔ کہ یہ ملاقات حکومت ہالینڈ کی براہ راست ہدایات کے خلاف تھی۔ حکومت ہالینڈ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اور ڈاکٹر سیوکارنو کے درمیان کسی قسم کی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ ان حالات میں یہ بات چیت باضابطہ نہیں ہے۔

انقرہ ۲ نومبر۔ ٹرکی کے صدر عصمت انونو نے ٹرکی کی نیشنل اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ روسی حکومت نے جنوری ۱۹۴۲ء میں ٹرکی کو یہ بتایا۔ کہ ٹرکی کی غیر جانبداری اتحادیوں کے لئے مفید ثابت ہو گی۔ جب ۱۹۴۰ء میں فرانس کو شکست ہو گئی۔ اور برطانیہ کی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ تو صرف ٹرکی نے ہی برطانیہ کو دادِ شجاعت دیتے ہوئے اسے یقین دلایا۔ کہ ہم اس کے ساتھ ہیں۔ فرانس۔ برطانیہ اور ٹرکی کے درمیان جو اتحاد ثلاثہ ہو چکا تھا۔ اس میں یہ چیز خصوصیت کے ساتھ درج تھی۔ کہ ٹرکی کو روس کے خلاف کبھی بھی نبرد آزما ہونے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ جب روس اور جرمنی میں جنگ چھڑ گئی۔ تو ٹرکی اپنی غیر جانبداری پر قائم رہا۔

واشنگٹن ۳ نومبر۔ صدر ٹرومین نے پریس کانفرنس کے دوران میں اپنی اس خواہش کا انکشاف کیا۔ کہ آئندہ آٹھ مہینوں کے اندر جرمنی میں اتحادیوں کی سول گورنمنٹ قائم کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل آئسن ہوور کا ایک خط بھی صدر ٹرومین کو موصول ہو چکا ہے۔ جس میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اگر دوسری تابعض طاقتیں رضامند ہو جائیں۔ تو آئندہ یکم جون تک جرمنی میں سول حکومت قائم ہو سکتی ہے۔

واشنگٹن ۔ ۲ نومبر۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ مشرق بعید کے مسائل کے متعلق روس اور امریکہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ روس نے اگرچہ یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ جاپان میں ملقان کے نمونہ کی کنٹرول کونسل قائم کی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ ایسی کونسل